خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
9- اپریل 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 79 | اتوار-8 ذیقعدہ-1415ھ' 9 شہادت 1374ہش' 9 اپریل 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام اقسام حمد کے اللہ سے مخصوص ہیں

تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفس مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔ امّارہ والے میں نفس امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلّی ملنے لگتی ہے۔ مطمئنہ والے کو پہلی نعمت یہ دی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے آرام پاتا ہے جیسے فرمایا (-) یعنی اے خدا تعالیٰ میں آرام یافتہ نفس اپنے رب کی طرف آجاوہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی۔ اس میں ایک باریک نکتہ معرفت ہے جو یہ کہا کہ خدا تجھ سے راضی تو خدا سے راضی۔ بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس مرحلہ پر نہیں پہنچتا اور لوّامہ کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت تک خدا تعالیٰ سے ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے یعنی کبھی کبھی وہ نفس کی تحریک سے نافرمانی بھی کر بیٹھتا ہے لیکن جب مطمئنہ کی حالت پر پہنچتا ہے تو اس جنگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے صلح ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ خدا سے راضی ہوتا ہے اور خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے کیونکہ وہ لڑائی بھڑائی بالکل جاتی رہتی ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۷)

بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

کسی مقصد کے حصول کے لئے یہ ایک نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے ہو اگر وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے نہیں تو اس کا حصول پہلے ہی دن سے ناممکن ہو جائے گا۔ (کلام الٰہی) نے ہر مقصد بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب مبین ہے اور (کلام الٰہی) نازل کرنے والے نے ایسا سامان پیدا کیا ہے کہ ہر زمانہ میں (کلام الٰہی) کی تعلیم کے وہ حصے جو کتاب مکنون میں ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندے پیدا ہوتے ہیں وہ ضروریات وقت کو پورا کرنے والے نئے سے نئے علوم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ (-)

ایک طرف ہم توحید خالص پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کسی اور سے نہ کوئی رشتہ باقی رہے۔ نہ کسی اور سے کوئی محبت باقی رہے۔ نہ کسی اور سے کوئی تعلق باقی رہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر ہمارا توکل ہو۔ دنیا کے جتنے رشتے ہیں دنیا کے جتنے تعلقات ہیں وہ خدا میں ہو کر اس کے رضا کے لئے اور اس کی ہدایت کے مطابق ہوں۔ یہ دنیا اگرچہ تعلقات پر قائم ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان رشتوں کو سمجھو تو اس وقت ہم ان رشتوں کو رشتہ سمجھیں۔ جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان تعلقات کو قائم کرو تو اس وقت ہم ان تعلقات کو قائم کرنے والے ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق بنی نوع انسان کی اس رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں کہ اس کے بندے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو سمجھنے لگیں اور دوسری طرف اس کے بندوں کی دنیوی یا نفسانی تکالیف کو دور کریں۔ جہاں تک نفسانی تکالیف کا تعلق ہے انسان کی ہر تکلیف اس کے نفس سے شروع ہوتی ہے (-) ہر دکھ اپنے نفس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پھر جب خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جائے تو اس وقت وہ مریض ٹھیک اور وہ دکھ دور ہو جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ پیار چاہتا ہے۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنی عزت نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دنیا اس کو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق تھا۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنے دکھوں کا مداوا چاہتا

باقی صفحہ ۸ پر

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خصوصی درخواست دعا

○ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پوتے اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کے بیٹے مکرم حامد احمد خان صاحب میامی (امریکہ) میں دل کے عارضہ سے علیل ہیں۔ دل کا اپریشن ہوا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ دل کو خاصا نقصان پہنچا ہوا ہے۔

ان کے چھوٹے بھائی مکرم محمود احمد خان صاحب حال کراچی نے احباب جماعت سے ان کے لئے خصوصی درخواست دعا کی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے میاں ملک منیر احمد صاحب کا عرصہ ۹ سال پیشتر بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ اب انہیں ۴ روز سے دل کی تکلیف دوبارہ ہو گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں سی سی یو میں داخل ہیں۔ عاجزانہ اور پر خلوص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترم مولانا محمد اشرف صاحب ممتاز مربی ضلع فیصل آباد ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ اپنی جگہ سے ہل جانے سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے مربی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد شفیق قیصر ایڈووکیٹ انکم ٹیکس بہاولپور کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دو ماہ سے چھاتی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہاولپور ہسپتال کے زیر علاج ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

فارغ طالبات کے لئے

سنہری موقعہ

○ ربوہ کی تمام ایسی ہونہار لڑکیاں جو کسی حد تک تعلیم مکمل کر کے فارغ بیٹھی ہیں ان کی مزید تعلیمی ترقی کے لئے عائشہ دینیات اکیڈمی کا داخلہ شروع ہے اور اپریل کے آخر تک جاری رہے گا۔ اہل ربوہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو اس ادارے میں بھجوا کر اس کی خدمات سے بہرہ مند ہوں۔

تعلیمی معیار کم از کم میٹرک ہو۔ جملہ معلومات آفس میں تشریف لا کر معلوم کیجئے۔ یعنی از مہمان خانہ مستورات (بیرکس) ربوہ۔

پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۹ - شہادت ۱۳۷۴ھش ۹ - اپریل ۱۹۹۵ء

دعا کا طریق

اللہ تعالیٰ بن مانگے بھی دیتا ہے اور مانگنے پر بھی دیتا ہے۔ جو کچھ بن مانگے دیتا ہے اس میں ہماری دعا کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس کی ہم مخلوق ہیں وہ ہماری کنہ تک کو جانتا ہے۔ وہ ہماری ضرورتوں کو پہچانتا ہے۔ اور ایسی ضرورتیں جو ہم سب کو لاحق ہیں ان کے لئے ازخود انتظام فرمادیتا ہے۔ اور وہ چیزیں ہم سب کو مل جاتی ہیں۔ کچھ ایسی بھی ہیں جو ہماری انفرادی ضرورت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتا ہے اور ایسی ضرورتیں بھی وہ ہمیں ازخود مہیا فرمادیتا ہے۔ وہ رحیم بھی ہے گویا کہ ہماری دعا کے سلسلے میں وہ ہماری محنت کا پھل ہمیں دیتا ہے۔ ہم جو کچھ اس سے مانگتے ہیں اس کے متعلق عام طور پر یہ نہیں جانتے کہ وہ چیز ہمارے لئے کتنی مفید ثابت ہوسکتی ہے یا اس میں کوئی ضرر کا پہلو بھی موجود ہے۔ ہماری نظر بھی محدود ہے ہماری سوچ بھی محدود ہے۔ اور ہماری خواہشات کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے۔ پس اس سلسلے میں بھی وہ ہمارے ساتھ یہ سلوک کرتا ہے کہ اکثراوقات جو کچھ ہم اس سے مانگتے ہیں اس میں ضرر کا پہلو ہو تو اسے روک لیتا ہے۔ افادیت کا پہلو ہو تو مہیا فرمادیتا ہے۔ اس صورت میں کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم ہر وہ چیز جو اس سے مانگنا چاہیں اس رنگ میں مانگیں کہ اے خدا اگر ہمارے لئے یہ چیز مفید ہے تو ہمیں مل جائے اور اگر اس میں کوئی ضرر رسانی شامل ہے تو ہمیں اس سے محفوظ رکھ۔ یہی بہتر طریق معلوم دیتا ہے۔ یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ بن مانگے دیتا ہے وہ تو سارے کا سارا ہمارے فائدہ کا ہے جو کچھ ہم مانگ کر لیتے ہیں اس میں دونو پہلو شامل ہیں۔ افادیت کا بھی اور ضرر کا بھی لیکن وہ ہمارے ساتھ یہ احسان کرتا ہے کہ ضرر رسانی کے پہلو کو ہم سے دور رکھتا ہے اور افادیت کو فراہم کردیتا ہے۔ اور ایسی دعائیں اس رنگ میں مانگی جاتی ہیں یا مانگی جانی چاہئیں کہ اے خدا ہم تو اپنی ضرورت کو اس رنگ میں دیکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسی طرح پوری ہوجائے۔ لیکن اگر تو سمجھتا ہے کہ اس میں افادیت ہے تو ہمیں دے دے اور مضرت رسانی ہے تو ہمیں اس سے دور رکھ۔ گویا کہ اس سے مانگیں بھی اور مانگیں تو خیر کا پہلو سامنے رکھ کر مانگیں۔ ہمارے دل میں یہ بات نہیں جم جانی چاہئے۔ کہ ہم نے یہ کچھ مانگا ہے اور یہی ہمیں ملنا چاہئے۔ مانگا ضرور ہے لیکن اصرار نہیں ہے کہ یہی کچھ ملے۔ جو چیز بھی ہماری ضرورت کو پوری کرسکے اور بہتر طور پر پوری کرسکے وہ ہمیں لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس ہماری دعا اس بات کے محور پر گھومتی ہو کہ اے خدا جو ہمارے لئے بہتر ہے ہمیں دے۔ اور ہمارے لئے کسی مضرت رسانی کا سامان نہ پیدا ہونے دے۔

آہ و فریاد بے اثر پیارے
نارسا نالہء سحر پیارے
چھوڑ اب ان تکلفات کو چھوڑ
ایک دزدیدہ سی نظر پیارے

ابوالاقبال

○

ترے کرم سے مجھے یقیں ہے قریبِ منزل پہنچ گیا ہوں
کہ دل جھکا جارہا ہے سجدے میں بیخود و بیقرار ہوکر

ترے سوا اور کون جانے مرے سکوتِ الم فزا کو
تجھی کو پہنچے گی یہ خموشی مرے جنوں کی پکار ہوکر

یہ بات کیا ہے کہ بے رخی کو ادا کی حد سے بڑھا رہے ہو
تم اور پھر تم جو مجھ سے پوچھو تو اتنے الفت شعار ہوکر

ہُوں اپنے ذوقِ نظر پہ نادم نہ مجھ کو اقرارِ جرم ہو کیوں
کہ اپنے جلووں پہ ناز کرنے لگے ہیں وہ آشکار ہوکر

ستم ظریفی تو کوئی دیکھے مرے تجسّس پہ ہنس رہے ہیں
وہ جس قدر چاہتے ہیں ہنس لیں مگر ہنسیں ہوشیار ہوکر

افق پہ ان سرخیوں سے مطلب یہ کوئی پیغام تو نہیں ہے
یہ آسماں کیوں دہک اٹھا ہے کہیں کہیں سے شرار ہوکر

نسیم انہیں کی نگاہِ اول کھٹک رہی ہو نہ آج تک بھی
کبھی کبھی ہوک سی جو اٹھتی ہے دل میں لطف و قرار ہوکر

نسیم سیفی

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں ۱۰۰ ہوں تو بہتر ہے"۔

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"۔

۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں (-) ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں"۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ
ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں"۔

۵۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلبہ کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔

۶۔ امراء و صدر صاحبان، مربیان، معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ آئمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

مشعلِ راہ

آپس میں ملنے جلنے سے انسان کے اندر جوش اور عزم پیدا ہوتا ہے اور انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے پس آپ اپنی جگہوں پر واپس جا کر اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ لوگوں کے سامنے نئی روح اور نئی زندگی پیش کریں اور دو چار دس آدمیوں میں وہی جوش اور وہی عزم پیدا کر دیں جو آپ نے چند دن یہاں رہ کر اپنے اندر پیدا کیا ہے پھر وہ لوگ دوسروں کے پاس جائیں۔ اور ان کے اندر جوش اور عزم پیدا کریں۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ یہ لڑکا آوارہ تھا۔ ربوہ میں چند دن تربیت حاصل کرنے کے بعد آیا ہے تو اس نے آوارگی چھوڑ دی ہے۔ وہ دین کی خدمت کر رہا ہے اور خدمت خلق میں مشغول ہے۔ تو پانچ سات آدمی ضرور اس کے گرد جمع ہو جائیں گے۔

پس اگر تم نے ان چند دنوں سے فائدہ اٹھایا اور یہ روح اپنے اندر پیدا کر لی۔ تو اچھی بات ہے اور تم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ لیکن اگر تم نے صرف کاپیوں میں اسباق کے نوٹ لئے ہیں تو یہ دن تم نے ضائع کئے۔ اس سے زیادہ باتیں قرآن کریم تورات۔ انجیل۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب۔ میری کتب حضرت امام جماعت الاول کی کتب اور علمائے سلسلہ کی کتب میں موجود تھیں اور یہ کام تم گھر بیٹھ کر کر سکتے تھے۔ صرف میری کتابوں میں بھی اتنا مسالہ موجود ہے۔ کہ اس کے سامنے ہر نوٹ تمہیں حقیر نظر آئیں گے لیکن اگر تم نے ان چند دن کی صحبت سے فائدہ اٹھا لیا۔ تو یہ چیز تمہارے کام آئے گی۔ خلوت میں اگر کتابیں پڑھی جائیں تو بسا اوقات مشوش دماغ ان سے کچھ حاصل نہیں کرتا۔ لیکن دوسروں کے ساتھ بیٹھ کر جو باتیں سنی جائیں وہ مفید ہو جاتی ہیں۔ پس آج میں صرف اتنی نصیحت کرتا ہوں کہ تم عمل کی طرف توجہ دو۔ باہر سے جو رپورٹیں آتی ہیں ان میں بتانا چاہئے کہ خدام کی کیا حالت ہے۔ لیکن جو عہدیدار لکھتا ہے کہ کوئی شخص ہماری بات نہیں مانتا۔ میں اسے پاگل سمجھتا ہوں۔ ہر ایک شخص کے کان ہیں پھر وہ تمہاری بات کیوں نہیں سنتا۔ گاندھی جی کھڑے ہوئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور یہ محض اس لئے تھا کہ انہوں نے اپنا نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کیا۔ تم بھی اپنا نمونہ پیش کرو۔ لوگ تمہاری بات ماننے لگ جائیں۔"

عہدیداران مایوس نہ ہوں بلکہ اپنے نیک نمونہ سے دوسروں میں حرکت اور جوش پیدا کریں

"کسی کی بڑائی اور زندگی کا یہی ثبوت ہوتا ہے کہ وہ باقیوں کو کمتر دکھاوے۔ لیکن جو لوگ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور کام کرنا نہیں چاہتے وہ اپنے آپ کو اونچا کرنے کی بجائے باقیوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ برا طریق ہے اس سے بچنا چاہئے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ نوجوانوں کی سستی اور غفلت سے مرکز کو مطلع نہ کیا جائے۔ ایسا ضرور کریں۔ لیکن ایسی بات لکھتے وقت یہ دیکھ لینا چاہئے کہ کہیں یہ بات اپنے آپ کو بڑھانے اور دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے تو نہیں۔ پس ماننے والے موجود ہیں۔ سننے والے موجود ہیں۔ بشرطیکہ کوئی منوانے والا اور سنانے والا ہو۔ ہٹلر کو دیکھ لو۔ وہ کس طرح اپنی قوم کو ساتھ لے کر نکلا۔ انسان کے اندر روح ہونی چاہئے۔ اسے پرامید ہونا چاہئے اور اچھا نمونہ دکھانا چاہئے۔ لوگ خود بخود تمہاری بات مانیں گے۔ سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ لوگ قربانی سے ڈرتے ہیں۔ تم قربانی پیش کر کے ان کا ڈر اتار دو۔"

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

ماسٹر محمد الدین صاحب نے اپنی تقریر میں ایک نکتہ بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اگلے جہان کی جنت تو الگ رہی۔ اس دنیا کی جنت بھی ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ تعلیم و تربیت کا جس قدر اثر بچے پر ہوتا ہے اتنا اور کسی چیز کا نہیں ہوتا۔ اور یہ ماں کے سپرد ہوتی ہے۔ ہمیں تعلیم و تربیت میں جس قدر مشکلات درپیش ہیں ان میں عورتوں کا بھی بہت بڑا حصہ ہے عورتیں کہتی ہیں ہمیں پیچھے رکھا ہوا ہے۔ ہمیں کوئی کام نہیں دیا جاتا۔ میں کسی پر الزام نہیں لگاتا۔ مگر اس ظلم کی وجہ سے جو متواتر عورتوں پر ہوتا چلا آیا ہے۔ اور وہ گری ہوئی ہیں۔ یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا کہ وہ خود بھی ہمت نہیں کرتیں کہ ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ عورتوں کے لئے کوئی باہر کا کام کرنا یا ملازمت کرنا ناجائز ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ عورتوں کے کثیر حصے کا کام گھر میں ہی ہے۔ یورپ میں جہاں اتنی آزادی اور اتنی تعلیم ہے وہاں بھی ۹۰ فیصد عورتیں گھروں میں کام کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ عورتیں کثرت سے مردوں کی طرح کاروبار میں حصہ لے سکیں۔ جب تک یہ فیصلہ نہ ہو جائے کہ نہ ان کی شادی ہو گی اور نہ بچے جنیں گی۔

پس جب یورپ کی عورتیں انتہائی تعلیم پا کر بھی زیادہ تر گھر ہی کام کرتی ہیں تو معلوم ہوا عورتوں کی تعلیم کا جزو اعظم تربیت اولاد اور گھر کا کام ہی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ بچوں کے کپڑے سینا اور پہنانا ہی عورتوں کا کام ہے۔ بلکہ بچوں کو تعلیم دینا بھی ان کا فرض ہے۔ اس کے علاوہ بچہ کی مذہبی تعلیم امور خانہ داری کا انتظام یعنی حساب کتاب رکھنا' صحت کا خیال رکھنا' خوراک کے متعلق ضروری معلومات ہونا' اوقات کی پابندی کا خیال رکھنا' یہ جاننا کہ سونے جاگنے 'اندھیرے' روشنی وغیرہ کا صحت پر کیا اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ عورت نے بچہ کے متعلق ان باتوں کو اس وقت کرنا ہے جس وقت کے اثرات ساری عمر کی کوششوں سے دور نہیں کئے جا سکتے مگر ہماری عورتیں ابھی ان باتوں کے متعلق کچھ نہیں جانتیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ دعا کرتے وقت صفات الٰہیہ کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ اور جس قسم کی دعا کی جائے اس قسم کی صفات الٰہیہ کو جنبش میں لانے کی کوشش کی جائے۔ مگر میں نے ایک شخص کو ایک دفعہ دیکھا وہ دعا کر رہا تھا۔ اس قدر سوز اور اس قدر تضرع سے کہ اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔ اور اس کا جسم کانپ رہا تھا۔ مگر وہ دعا یہ کر رہا تھا اے رحیم و کریم تو میرے فلاں دشمن کو تباہ کر دے۔ اب بتاؤ رحیم و کریم کسی دشمن کو کیوں تباہ کرنے لگا۔ وہ تو جب بھی یہ سنے گا کہ اے رحیم و کریم فلاں دشمن کو ہلاک کر دے تو وہ کہے گا میں تو رحیم و کریم ہوں میں اسے معاف کرتا ہوں تو اس قسم کی دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی مزاج دانی کے خلاف ہے۔ کہ خدا کی اس صفت کو حرکت میں لانا جو لوگوں پر رحم کرنے والی ہے اور کہنا یہ کہ وہ دوسرے کو عذاب دے۔ کیا جب کسی نے کسی دوسرے شخص کے بچے کو باپ سے سزا دلوانی ہو تو وہ اس سے جا کر یہ کہا کرتا ہے کہ آپ کے بچے نے فلاں قصور کیا ہے اسے سزا دیں یا وہ یہ کہا کرتا ہے کہ اپنے پیارے بچے کو تھپڑ مار دیں۔ وہ تو جب کہے گا کہ اے مہربان باپ اپنے پیارے بچے کو تھپڑ مار دیں تو اس کا باپ بجائے اسے مارنے کے لئے اسے پیار کرنے لگ جائے گا۔ کیونکہ اس نے پیار کے جذبہ کو برانگیختہ کرنے والے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔

تو ذہانت کی وجہ سے ہی انسان دنیا میں ترقی کرتا ہے۔ ذہانت کی وجہ سے ہی انسان اس مقام پر پہنچتا ہے جب اس کی دعائیں دوسروں کی نسبت زیادہ قبول ہونے لگتی ہیں۔ اور ذہانت کی وجہ سے ہی اگر ہم انسانی اصطلاح استعمال کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا مزاج دان ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ ہر روز اپنے علم اور اپنے عرفان میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں ایک اور بات بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ مگر میں اسے لمبا نہیں کروں گا بلکہ مختصر الفاظ میں ہی اس کی طرف توجہ دلا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ خدام الاحمدیہ کا ساتواں فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر استقلال پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ استقلال اس بات کو کہا جاتا ہے کہ کسی کام کی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے انسان برابر اپنے کام میں لگا رہے بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ حالانکہ استقلال کے معنے ہی یہ ہیں کہ انسان جس کام پر مقرر کیا جائے خواہ اس کام کی غرض اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ اسے کرتا چلا جائے۔ اس مادہ کو بھی خدام الاحمدیہ مختلف تجارب سے بڑھا سکتے ہیں۔ مثلاً روزانہ یا ہفتہ وار خدام الاحمدیہ کی حاضری لیں۔ اور جو نہ آئیں یا کبھی آ جائیں اور کبھی نہ آئیں۔ ان کے نام نوٹ کریں اور سمجھ لیں کہ ان میں استقلال کا مادہ نہیں پھر ان غیر مستقل مزاج ممبروں کو توجہ دلاؤ کہ اپنے نقص کو رفع کریں اور اپنے اندر استقلال پیدا کریں۔ اور جب دیکھیں کہ وہ پھر بھی توجہ نہیں کرتے تو اپنے افسروں کے پاس ان کی شکایت کریں۔ وہاں بھی اگر اصلاح نہ ہو تو پھر ان سے اعلیٰ افسروں کے پاس۔ اور پھر ان سے اعلیٰ افسروں کے پاس۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے۔ امام وقت کے سامنے بھی ان کے ناموں کو رکھا جا سکتا ہے۔ مگر ضروری ہے کہ پہلے خود ان کا علاج سوچا جائے اور ان سے عدم استقلال کا مرض دور کرنے کے لئے کوئی مناسب تجویز کی جائے۔ مثلاً ایک علاج یہی ہو سکتا ہے کہ روزانہ کوئی کام انہیں کرنے کے لئے دیا جائے۔ اور پھر دیکھا جائے کہ وہ باقاعدہ اس کام کو کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ ضروری ہے کہ وہ کام ایسا ہو جو سب کو نظر آتا ہو۔ خواہ

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

ایک نئی بات

ہم اکثر اس بات کا ذکر کرنے لگے ہیں کہ موسم بدل رہے ہیں۔ گرمی ہے تو شدید گرمی۔ سردی ہے تو شدید سردی۔ اور پہلے سے بہت زیادہ۔ بعض اوقات جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اس سال گرمی زیادہ پڑی ہے تو سننے والا جواب دیتا ہے۔ پچھلے سال بھی اتنی ہی گرمی پڑی تھی لیکن ہم لوگ بھول جاتے ہیں۔

کیا واقعی موسم بدل رہے ہیں موسمیات کے عالمی ادارے نے ایک تجزیہ پیش کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ سال ڈرامائی انداز میں دنیا بھر میں موسمی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ یورپ تو پہلے ہی سرد ہے۔ لیکن گزشتہ سال کہتے ہیں کہ سردی ہمیشہ سے اس سال زیادہ تھی۔ گرمی آئی تو گرمی کو بھی حدود پھلانگنے کا موقعہ مل گیا۔ اور اس کے علاوہ خشک سالی کا خطرہ بھی پیدا ہو گیا۔ تجزیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ افریقہ کے ساحلی خطے میں گزشتہ تیس برس میں پہلی بار بہت زیادہ بارش ہوئی۔ اگرچہ یہ علاقے سیلاب کے نام سے ناآشنا ہیں لیکن گزشتہ سال زبردست بارشوں کی وجہ سے سیلاب آئے۔ انگولا اور موزمبیق گرم ممالک میں شامل ہیں اور گرم ممالک میں برف باری کا امکان نہیں ہوتا۔ لیکن گزشتہ سال انگولا اور موزمبیق میں برف باری ہوئی۔

آسٹریلیا ان ممالک میں شامل ہے جہاں خشک سالی سے لوگ واقف نہیں۔ گزشتہ سال وہاں خشک سالی دس ماہ تک جاری رہی۔ اور اس کے مقابلہ میں کہتے ہیں کہ چین کو سال بھر میں بارہ مرتبہ طوفانی اندھیری سے نپٹنا پڑا۔

ایشیا اور افریقہ میں بھی سردی اور گرمی پہلے سے زیادہ سامنے آئیں گویا کہ موسمی تبدیلیوں نے یہاں بھی اپنا رنگ دکھایا۔ عالمی ادارے نے اپنی رپورٹ میں یہ کہا ہے کہ چونکہ ابھی تک صرف ایک سال کا تجزیہ کیا جا سکا ہے اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ یہ موسمی تبدیلیاں عارضی ہیں یا مستقل۔ اگرچہ یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مختلف گیسوں کے گھل مل جانے کی وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں موسم تبدیل ہو رہے ہیں۔ سردی پہلے سے زیادہ شدید ہوتی ہے اور اسی طرح گرمی بھی۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ چند سالوں میں انسانی زندگی اس گرمی اور سردی کی شدت کی وجہ سے اجیرن تو نہیں ہو جائے گی؟ بہرحال تجزیہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ۱۹۹۴ء میں جو موسمی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں اگر وہ جاری رہیں تو کرہ ارض پر زندگی خاصی مشکل ہو جائے گی۔ فصلوں کی پیداوار میں بھی تبدیلی آئے گی اور ہو سکتا ہے کہ انسانی ضرورت کے مطابق فصلیں میسر نہ آسکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اگر ایسی تبدیلیاں ناگزیر ہوں تو انہیں انسانیت کے لئے بابرکت کرے اور ان کے مضرت رساں پہلو سے انسانیت کو محفوظ رکھے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

☆ "واقفین (نو) بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Before the Dawn

A little before the dawn
When I am yet asleep
I feel that someone comes
A watch on me to keep

He taps my palm of hand
With fingers, combs my hair
My room is filled with fragrance
I breathe a freshly air.

He says that I should wake up
For a hearty pleasant talk
He likes to listen to me
As I sit or stand or walk

I wake up and then I know
My God is by my side
He wakes me up to talk
What a privilege, and a pride.

SONGS OF THE SOUL

فجر سے پہلے

فجر سے تھوڑی سی دیر پہلے
جبکہ میں ابھی سویا ہوا ہوتا ہوں
میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی آیا ہے اور میری حفاظت کر رہا ہے
وہ میری ہتھیلیوں کو تھوڑا سا مس کرتا ہے
اپنی انگلیوں سے میرے بالوں میں کنگھی کرتا ہے
میرا کمرہ خوشبو سے بھر جاتا ہے
مجھے یوں لگتا ہے کہ میں تازہ ہوا میں سانس لے رہا ہوں
وہ کہتا ہے کہ اب مجھے جاگ اٹھنا چاہئے
تاکہ ایک نہایت مزے دار اور دل سے تعلق رکھنے والی بات چیت کی جا سکے
وہ چاہتا ہے کہ میری باتوں کو سنے
میں چاہے بیٹھ کر یہ باتیں کروں یا کھڑے ہو کر یا چلتے ہوئے
میں جاگ اٹھتا ہوں
اور پھر مجھے اس بات کا پتہ چلتا ہے
کہ میرے پہلو میں میرا خدا موجود ہے
وہ مجھے جگاتا ہے تاکہ ہم آپس میں باتیں کریں
یہ مجھ پر کتنا بڑا احسان ہے اور میرے کتنے بڑے فخر کی ایک مناسب وجہ۔

اخبارات کے نام

انگریزی اخبار ڈان کے ۳۱ مارچ ۱۹۹۵ء کے خطوط کے کالم میں نورالدین منیر (کراچی) کہتے ہیں:-

برطانوی ٹی وی نے اپنے دستاویزی پروگرام خفیہ زندگیاں (Secret Lives) میں بلاشک یہ بات ثابت کر دی ہے کہ جب ہندوستان کی تقسیم ہو رہی تھی تو ماؤنٹ بیٹن کی حیلہ سازی کی وجہ سے کشمیر ہندوستان کو ملا۔

ماؤنٹ بیٹن جو کہ برطانوی حکومت کے نمائندے تھے، انہوں نے اس حیثیت کو جو انہیں عطا کی گئی تھی داغدار کیا اور انہی کی غلط کاری کی وجہ سے تقریباً نصف صدی سے کشمیری لوگ مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہیں۔

اس سے قبل بھی جبکہ مغل سلطنت کو ختم کیا جا رہا تھا اور پنجاب کو اپنے ساتھ ملحق کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی برطانوی حکومت نے یہ غلطی کی تھی کہ کشمیریوں کو راجہ گلاب سنگھ کے ہاتھ میں کشمیر کو فروخت کر کے دے دیا گیا تھا۔

برطانوی حکومت کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ اب وہ اپنی غلطیوں کا ازالہ کرے۔ اور اب وہ ایسا کر بھی سکتی ہے۔ سیکورٹی کونسل نے پہلے ہی یہ فیصلہ دے رکھا ہے کہ کشمیر پر ہندوستان کا قبضہ غیر قانونی ہے اور اسی وجہ سے انہیں حق خودارادیت دیا جا چکا ہے'

تاریخ برطانوی حکومت کی اس بات کے لئے تعریف کرے گی کہ اس نے عدل و انصاف کا دفاع کیا۔ لیکن یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اس اہم وقت میں جبکہ عدل کے نفاذ کی ضرورت ہے کوشش کرے اور سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل کروائے۔ وہ قراردادیں جن کا تعلق کشمیر میں استصواب رائے سے ہے۔

یہ (برطانوی حکومت) ایسا کرنے کے لئے دوسری بڑی طاقتوں کی مدد حاصل کر سکتی ہے۔

دی ٹروتھ نائیجیریا - ستمبر ۱۹۵۲ء

ہماری تاریخ

LAGOS, September, 1952.

Visit,
Write,
Ring.
1. ... Press for Printing.
2. ... Literature for books on ...
3. The Truth for Advertisements
45, Idumagbo Avenue, Phone 602 LAGOS.

the TRUTH

THE FIRST ... NEWSPAPER IN NIGERIA.

Phone: 602
P.O.Box: 418
Cables: Ahmadiyyat

READ Magazines
1. ... SUNRISE
A Quarterly Magazine (U.S.A.)
2s. 6d. PER COPY
2. Review Of Religions
(Monthly Magazine, Pakistan)
2s. 6d. PER COPY
Write To The MANAGER,
The Truth
45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.

Vol. I No. 10. Price ONE PENNY.

Wafdist Lauds Zafrulla Khan

KARACHI:— Recently, when a peaceful religious meeting of the Ahmadiyya Community where Sir Mohammad Zafrulla Khan was speaking on the subject "... —a living religion" was disturbed by a large number of hooligan non-Ahmadi ... Mr. Mohammad Mustafa Momin, a member of the Egyptian Wafd party who was then visiting Pakistan, deplored such elements among ... as were fanning the flame of religious hatred and thus degrading the very religion which they pretended to uphold.

Mr. Momin commenting on the sterling qualities of Zafrullah Khan whose speech the hooligans had tried to decry, remarked that although he (Zafrullah Khan) was the Foreign Minister of Pakistan but he was held in very high esteem by the statesmen of all the Middle East and especially Arab countries.

"He is doubtlessly one of the top most statesmen" the Wafdist member said, "and his services in the United Nations in connection with Tunisia, Morocco, Persia and Egypt have been a real service to Islam". Mr. Momin added that he who accused Zafrullah Khan, in fact,

خلافت لائبریری ربوہ

نذیر احمد ڈار- لندن

ارضِ بلال کا ایک عظیم الشان انسان- امری عبیدی

مورخہ ۱۹۵۷-۸-۱۱ کو میری تعیناتی بحیثیت افسر انچارج پولیس ضلع گگومہ (Kigoma) ہوئی اس وقت یہ ٹانگانیکا (اب تنزانیہ) کے مغربی صوبہ جس کا صدر مقام ٹبورا تھا اس کا ایک ضلع تھا مگر مئی ۱۹۶۳ء میں آزادی کے بعد نئے ڈھانچہ کے بعد اس ضلع کو اس کے ارد گرد دو اور اضلاع کو ملا کر ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا گیا ہے- اور اس نئے صوبہ کا صدر مقام گگومہ ہے- تمام صدر دفاتر گگومہ میں تھے اور اب بھی ہیں- یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے مگر اس کے قریب ۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور شہر اجی جی Ujiji نا ہے- گگومہ کی آبادی بہت کم ہے-

چارج لینے کے بعد میں اجی جی پولیس سٹیشن معائنہ کے لئے گیا اچانک ذہنی طور پر میں نے محسوس کیا کہ اس شہر Ujiji کے وسط میں ایک مکان سے نوزائندہ بچے کے رونے کی آواز آ رہی ہے اور ساتھ ہی لوگ خوشی سے زور زور سے باتیں کر رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں اور خوشی منا رہے ہیں- در حقیقت یہ کاسر صلیب کے ایک خادم اور عظیم مجاہد کی پیدائش تھی یعنی شیخ Sheikh Kaluta Amri Abedi کالوٹا امری عبیدی-

میری تحقیق کے مطابق مولانا شیخ امری عبیدی صاحب کے والد صاحب کا نام Kaluta Kisindika Abedi تھا اور وہ اس وقت کے بیلجیئن کانگو جو اب زائرے کہلاتا ہے کے شہر کنساشا میں پیدا ہوئے تھے اور بچپن میں ہی ہجرت کر کے اجی جی آکر آباد ہو گئے تھے- زائرے میں ان کا تعلق Mwafu قبیلہ سے تھا اور وہ ایک مقامی چیف (سردار) کی اولاد میں سے تھے- انہوں نے دو شادیاں کیں- پہلی بیوی سے پانچ بچے اور دوسری بیوی سے پہلی لڑکی جس کا نام مجالا اور دوسرا لڑکا جس کا نام امری عبیدی تھا پیدا ہوئے- پیدائش سے پہلے شیخ امری عبیدی کے والد کہا کرتے تھے کہ ان کے ہاں بیٹا ہو گا جو لومونا Lumona کا شیر ہو گا- لومونا کسی زمانہ میں اس قبیلہ کا بہت بڑا سردار تھا شیخ امری عبیدی کی والدہ کا نام جوہابنت کاکوٹو تھا-

مکرم شیخ کالوٹا امری عبیدی کی پیدائش ۱۹۲۴ء کو بمقام اجی جی ہوئی تھی اور یہی پیدائش میں نے چند منٹ پہلے عالم تصور میں اس آم کے درخت کے نیچے کھڑے محسوس کی- وہی شہر جہاں تقریباً ایک صدی پہلے دو عیسائی مشنری اسلام کو مٹانے کے منصوبے بنا رہے تھے- شیخ امری عبیدی کے والد صاحب یہ بھی کہا کرتے تھے کہ ایک دن ان کا یہ بیٹا سفید فام قوم کے لوگوں کا امام بنے گا- شروع شروع میں ان کے والد صاحب نے انہیں ایک سکول میں داخل کیا جو عیسائی مشن چلاتا تھا- مگر اس خیال سے کہ کہیں ان کے بچے پر عیسائیت کا اثر نہ پڑ جائے اسے ایک مقامی مدرسہ جہاں قرآن مجید بھی پڑھایا جاتا تھا میں داخل کروا دیا- جب ان کی عمر ۹ سال کے قریب ہوئی تو انہیں پرائمری سکول میں داخل کروا دیا گیا- مکرمی امری عبیدی صاحب کے والد صاحب کی وفات ۱۹۳۷ء میں ہوئی تھی-

مقامی طور پر تعلیم مکمل کرنے کے بعد مکرم امری عبیدی صاحب کو گورنمنٹ سیکنڈری سکول ٹبورا میں داخلہ مل گیا- علاوہ اور طالب علموں کے ڈاکٹر جولیس نائریرے بانی تنزانیہ ان کے ہم مکتب تھے- اپنی وفات تک دونوں میں سیاسی اور سوشل طریق سے بہت قریبی تعلق رہا- ڈاکٹر نائریرے ہر اہم معاملہ میں ان سے ضرور مشورہ کر لیا کرتے تھے- ان دنوں حکومت نے یہ اجازت دے رکھی تھی کہ مختلف مذاہب کے مشنری صاحبان سکولوں میں آکر طلباء کو اپنے مذہب سے آگاہ کریں- چنانچہ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب جو ان دنوں ٹبورہ میں مقیم تھے اس سکول میں احمدیت کے متعلق لیکچر دیا کرتے تھے- احمدیت کی تعلیم سے بہت متاثر ہو کر مکرم امری عبیدی صاحب نے احمدیہ مشن میں آنا شروع کر دیا اور دوران تعلیم بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے-

تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہیں محکمہ پوسٹ آفس میں ملازمت مل گئی اور ٹریننگ کے لئے انہیں دار السلام متعین کر دیا گیا- ان دنوں میں بھی دار السلام متعین تھا- ٹریننگ ختم کر کے انہوں نے سب پوسٹ ماسٹر بننا تھا- ان دنوں یہ عہدہ افریقن لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا عہدہ تھا- مگر اس باعمل نوجوان نے مکرم شیخ صاحب کی تحریک پر اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا اور ۱۹۴۳ء سے مربیان سلسلہ میں شامل ہو گئے ۱۹۵۴ء میں آپ ربوہ مزید مذہبی تعلیم کے لئے بھجوائے گئے اور ۱۹۵۶-۴-۲۴ کو تعلیم مکمل کر کے واپس مشرقی افریقہ تشریف لے آئے- اس عرصہ میں مجھے بھی ایسٹ افریقہ سے ربوہ رخصتوں پر جانے کا موقع ملا تھا- وہاں مکرم امری عبیدی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی- بڑے پیار اور محبت سے ملے اور مجھے اپنے ہوسٹل لے گئے- یہ ہوسٹل ایک کچے مکان میں بیرک کی صورت میں تھا اور طلباء ڈار میٹریز Dormitories میں رہتے تھے- مجھے مل کر بہت خوش ہوئے- دوران قیام ربوہ ان کا معمول تھا کہ بزرگان سلسلہ سے ملتے رہتے اور دعا کی درخواست کرتے- اس سلسلہ میں ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں- ایک دن نماز جمعہ کے بعد مکرمی امری صاحب اور مولانا عبد الوہاب صاحب آدم- حال امیر و مربی انچارج غانا حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی- جیسے کہ حضرت مولوی صاحب کا معمول تھا کہ جو بھی دعا کی درخواست کرتا اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کر دیتے تھے- فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کر دی جس میں یہ نوجوان بھی شامل تھے- دعا کے اختتام پر فرمایا میں نے دیکھا ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف لائے ہیں اور آپ دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دیا ہے- چنانچہ بعد کے حالات نے کس صفائی سے یہ رویاء درست ثابت کی-

ربوہ تعلیم کے دوران ایک دفعہ تبشیر نے یہ فیصلہ کیا کہ دیکھا جائے کہ مربیان کلاس کے کتنے طالب علم باقاعدہ صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور تہجد کی نماز بھی پڑھتے ہیں- جب یہ تحقیق مکمل ہو گئی تو صرف دو ایسے نوجوان ملے جن میں ایک مکرم مولانا شیخ امری عبیدی صاحب تھے- چنانچہ حضرت مولانا ابو العطا صاحب نے اسمبلی میں مکرم امری صاحب کو کھڑا کر کے تمام طلباء کو بتایا کہ یہ وہ نوجوان ہے جو باقاعدگی سے صبح کی نماز بیت الذکر میں باجماعت ادا کرتا ہے اور تہجد باقاعدہ پڑھتا ہے اور تمام طلباء کو تلقین کی کہ اس نوجوان کے نقش قدم پر چلیں-

اسی طرح گرمیوں کی چھٹیوں میں غیر ملکی طلباء کو باہر خوشگوار مقامات پر جہاں گرمی کم ہوتی ہے بھجوا دیا کرتی تھی- ان دنوں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام بیت الفضل لندن اور حال ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نے دیکھا کہ باقی طلباء تو اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے تھے مگر مولانا امری عبیدی صاحب ساری گرمیاں ربوہ میں گزارتے تھے- خان صاحب کو یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ شائد یہ مالی وجہ سے ہو- چنانچہ انہوں نے مکرم امری عبیدی صاحب کو اپنے ساتھ پشاور جانے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی- عین روانگی سے چند دن پہلے مکرم امری صاحب بشیر احمد خان صاحب رفیق کے کمرہ میں گئے اور ان کے ساتھ جانے سے معذرت کی- خان صاحب بڑے حیران کہ آخر امری صاحب نے کیوں اچانک اپنا ارادہ بدل لیا ہے- بعد میں مکرمی امری عبیدی صاحب نے انہیں بتایا کہ انہیں تعلیم کے لئے جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ نے بھجوایا ہے اس لئے ان کا سیر میں وقت ضائع کرنا جماعت سے بے وفائی ہو گی- جب بشیر احمد خان رفیق صاحب نے انہیں کہا کہ وہ چھٹیوں میں وہاں سٹڈی کر سکتے ہیں تو پھر امری صاحب نے دوسری وجہ بتائی کہ وہ اس بات کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ اس ڈیڑھ ماہ کے لئے امام جماعت- رفقا حضرت بانی سلسلہ اور بزرگان سلسلہ کی رفاقت سے محروم ہوں- مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے بہت کوشش کی کہ وہ مان جائیں مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی-

اللہ تعالیٰ نے انہیں زبردست دماغ بخشا تھا اور غیر معمولی قابلیت عطا کر رکھی تھی وہ سواحیلی زبان جو مشرقی افریقہ کی مشترکہ زبان ہے کے بہت بڑے سکالر اور شاعر تھے- ان دنوں انگریزوں کی حکومت تھی اور انگریزی عدالتیں لٹریچر کے معاملہ میں ان کے نقطہ نظر کو مانتی اور ترجیح دیتی تھیں جسے ہم Language Experts (ماہر لسانیات) کی شہادت کہتے ہیں- ۱۹۵۸ء میں میری تعیناتی سی آئی ڈی ہیڈ کوارٹرز دار السلام میں تھی خاکسار اس ٹیم کا ممبر تھا جو خاص نوعیت کے مقدمات کی تفتیش کیا کرتے تھے- ایک دن مکرم امری عبیدی صاحب نے نہایت عجلت میں ہی نماز جمعہ پڑھائی جس کی وجہ سے مجھے بہت حیرانی ہوئی- ان دنوں ملک کے سب سے بڑے سیاسی لیڈر جو بعد میں بابائے قوم بنے ان پر Sedition کا مقدمہ چل رہا تھا اور میں بھی عدالت میں استغاثہ کے ساتھ اس دفتر میں ان کی مدد کرنے پر مقرر تھا- نماز جمعہ کے بعد جب میں عدالت میں گیا تو میری حیرانی کی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ مکرم امری صاحب وہاں ہیں اور سواحیلی الفاظ جو اس سیاسی لیڈر نے اپنی تقریر میں استعمال کئے تھے ان کے معنوں کے متعلق ماہر کی شہادت دی جو عدالت نے قبول کر لی-

ممکن ہے ہمارے معزز قارئین خاص کر نوجوان طبقہ کو اس نسخہ کے آزمانے کا شوق ہو وہ ضرور اپنا شوق پورا کریں مگر اس بات کا خیال رکھیں کہ ایک طبیب جب کسی مریض کو کوئی دوائی دیتا ہے تو اس کے ساتھ اسے استعمال کرنے کا طریق اور پرہیز وغیرہ کے متعلق ہدایات بھی دیتا ہے اس طرح اس نسخہ کے ساتھ بھی ہدایات ہیں مثلاً نمازیں باقاعدہ ادا کی جاویں قبولیت دعا کے متعلق جو اصول حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیان فرمائے ہیں ان کی تعمیل کی جاوے- اور مستقل مزاجی سے کام لیا جاوے-

۱۹۶۲/۶۳ء میں جبکہ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق بیت الفضل لندن کے امام تھے اور مکرمی امری عبیدی صاحب دار السلام شہر کے میئر منتخب ہو چکے تھے انہیں لندن سے محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ کی طرف سے یہاں اس محکمہ کے طریق کار کے دیکھنے کے لئے مدعو کیا گیا- اور ان کا قیام یہاں ہوٹل میں تھا- عموماً" مشن ہاؤس تشریف لے آیا کرتے تھے- ایک دن بشیر احمد خان صاحب رفیق کو ان کا فون ملا تھا جس سے گھبراہٹ کا اظہار تھا- خان صاحب سے کہنے لگے وہ بہت پریشان ہیں اور انہیں مشن ہاؤس ملنے آنا چاہتے ہیں- مکرم خان صاحب نے کہا نہیں میں خود ہوٹل میں حاضر ہو جاتا ہوں-

جب مکرم خان صاحب وہاں پہنچے تو انہیں گھبراہٹ کی حالت میں دیکھا- امری صاحب کہنے لگے- خان صاحب میں واقف زندگی ہوں اور آنے سے پہلے میں نے مکرم وکیل التبشیر ربوہ سے

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارتیہ جنتا پارٹی کے عزائم

حالیہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والی بھارتیہ جنتا پارٹی نے کہا ہے کہ جب وہ اقتدار میں آئے گی تو ایٹم بم بنائے گی۔ پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے بھارتی حکومت کے میزائل پروگرام اور ایٹمی پروگرام پر کڑی تنقید کی اور کہا کہ بھارتی حکومت نے امریکہ کے دباؤ میں آکر اپنا ایٹمی پروگرام ترک کر دیا ہے۔ اور میزائل پروگرام کو محدود کر دیا ہے۔ پارٹی کے صدر مسٹر ائل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے این پی ٹی پر دستخط کر دیئے تو ایٹم بم بنانے کا راستہ بند ہو جائے گا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی نظریں اب دلی پر ہیں اور وہ ۱۹۹۶ء کے عام انتخابات کی بھرپور تیاری کر رہی ہے۔ اب یہ پارٹی اپنی اینٹی مسلم تصویر کو بھی بدلنا چاہتی ہے پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے کہا کہ ان کی پارٹی مسلمانوں کے خلاف نہیں۔ پارٹی کو اس بات کا احساس ہے کہ صرف اور صرف ہندو اکثریتی ووٹوں سے الیکشن نہیں جیتا جا سکتا ہے۔ یہ صورت حال بتا رہی ہے کہ بھارت میں بھی ایٹم بم کے معاملے پر قریباً وہی صورت حال ہے جو پاکستان میں ہے۔ یہاں بھی اپوزیشن ایٹمی مسئلہ اچھال کر عوامی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتی ہے اور بھارت میں بھی یہی صورت حال ہے۔

دونوں ملکوں کے عوامی رد عمل سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی ملک ایٹمی ہتھیاروں کی تحدید کے معاہدے این پی ٹی پر دستخط کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ اور نہ ہی دونوں ملک اپنا ایٹمی پروگرام ترک کر کے عوامی دشمنی مول لے سکتے ہیں۔

☆ ○ ☆

غزہ میں بم دھماکہ

فلسطینی خود مختار اتھارٹی کے زیر انتظام غزہ میں بم کے ایک دھماکے میں آٹھ افراد ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔ پی ایل او اور حماس نے ایک دوسرے پر اس دھماکے کا الزام لگایا ہے۔

یہ دھماکہ جس عمارت میں ہوا ہے وہ حماس کے زیر استعمال ہے۔ حماس کے تین کارکن بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہیں۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ تین منزلہ عمارت کی وسطی عمارت بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی۔ پولیس نے بعد ازاں عمارت کی تلاشی لی تو اسے وہاں پر اسلحہ اور بم ملے۔ ان میں سے چھ بم ایسے تھے جو سلنڈر کی شکل کے تھے۔ ان بموں کو فوری طور پر ناکارہ بنا دیا گیا۔

حکومت کا کہنا ہے کہ یہ دھماکہ حماس کے لوگوں کی کسی اپنی غلطی سے ہوا ہے۔ جبکہ حماس کا الزام ہے کہ یہ دھماکہ پی ایل او نے اسرائیل سے مل کر کیا ہے۔ حماس نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس دھماکے کا انتقام لے گی۔

یاد رہے کہ فلسطینی خود مختار علاقے میں پی ایل او اور حماس کے درمیان یہ معاہدہ موجود ہے کہ دونوں ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے۔

فلسطین اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ ڈیڑھ سال قبل طے ہوا ہے۔ لیکن اپنے نفاذ کے بعد سے ہی یہ معاہدہ مشکلات کا شکار ہے۔ پہلے تو اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جھڑپیں اور بم دھماکے ہوتے تھے۔ اب اس نے ایک نیا رخ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ پی ایل او اور حماس ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں۔ اور اسرائیل دلچسپی سے فلسطینی مسلمانوں کی آپس کی اس جنگ کو دیکھ رہا ہے۔ اسرائیل کا منصوبہ پورا ہو رہا ہے کہ اسرائیل فلسطینی لڑائیوں کا رخ اس نے بڑی کامیابی سے پی ایل او حماس لڑائی میں بدل دیا ہے۔ پہلے اسرائیلی فلسطینیوں کو مارتے تھے اب فلسطینی مسلمان ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔

☆ ○ ☆

بوسنیا میں جنگ

شمالی بوسنیا میں بیہاج کے قصبے پر سربوں اور مسلمان باغیوں نے حملہ کیا ہے۔ بیہاج وہ علاقہ ہے جس کو محفوظ قرار دیکر یہاں جنگ کی ممانعت کی گئی تھی۔ مگر اب سربوں اور مسلمان باغیوں نے (جو بوسنیا کی حکومت کے مخالف ہیں) بیہاج کے اندر تک جا کے شدید گولہ باری کی ہے۔ اس حملے میں ٹینکوں اور آرٹلری کا استعمال کیا گیا۔ جس جگہ حملہ کیا گیا ہے اس کے اطراف میں قریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمان موجود ہیں سربوں کے اس حملے کے بعد اقوام متحدہ اور نیٹو نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔

پچھلے سال سابق امریکی صدر جمی کارٹر کے دورہ کے بعد اس علاقے میں چار ماہ کے لئے جنگ بندی کی گئی ہے جو یکم مئی کو ختم ہونا تھا۔ لیکن اس سے پہلے ہی یہ جنگ بندی ٹوٹ گئی ہے۔

☆ ○ ☆

منشیات کے سمگلر کی گرفتاری

لندن میں عالمی پولیس انٹرپول نے ایک مسلمان پاکستانی اقبال محمد میمن کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ اس پر بمبئی میں دھماکوں کا بھی الزام ہے۔ انڈیا کی حکومت اب اس کوشش میں ہے کہ اس ملزم کو بھارت کے حوالے کر دیا جائے۔ اقبال محمد میمن پر ڈرگ منی کے ذریعے بعض اور دہشت گردی کی کارروائیوں کا بھی الزام ہے۔

☆ ○ ☆

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات

بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں ہر صورت میں انتخابات کے انعقاد کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس مقصد کے لئے عوامی نمائندگی کے ایکٹ میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ اس کے تحت امیدوار ریاست سے باہر رہ کر بھی انتخاب لڑ سکیں گے۔ کنویسنگ کے لئے ووٹروں کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ امیدوار ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر انتخابی مہم چلا سکیں گے۔ اس قانون کے تحت کسی امیدوار کی وفات کی صورت میں پولنگ ملتوی نہیں کی جائے گی۔ مقبوضہ کشمیر کے چیف سیکرٹری نے کہا ہے کہ ان قوانین کے تحت مجاہدین کو انتخابات میں رکاوٹ ڈالنے سے روکا جا سکے گا۔ اس کے تحت وادی سے چلے جانے والے ہندوؤں اور دوسرے افراد کو ڈاک کے ذریعے ووٹ دینے کا حق ہو گا۔ اس کے علاوہ عوام کو بندوقوں کے ذریعے گھر سے پولنگ سٹیشنوں تک لایا جائے گا اور انہیں گن پوائنٹ پر ووٹ دینے پر مجبور کیا جائے گا۔

یاد رہے کہ مجاہدین کا یہ منصوبہ تھا کہ انتخابی مہم شروع ہونے کے بعد مختلف حلقوں کے ایک ایک امیدوار کو قتل کیا جائے گا۔ پرانے قوانین کے تحت جس جگہ کوئی امیدوار قتل ہو جاتا تھا وہاں الیکشن روک دیا جاتا تھا۔ اس طرح امکان تھا کہ بڑی تعداد میں امیدواروں کو قتل کر کے ان کے حلقوں میں انتخاب رکوا دیا جائے گا۔ اور یوں بائیکاٹ کے بغیر ہی انتخابی عمل کو ناکام بنا دیا جائے گا۔

بقیہ صفحہ ۵

لندن آنے کی اجازت حاصل کی تھی مگر اب مجھے گلاسگو (سکاٹ لینڈ) کے میئر نے وہاں جانے کی دعوت دی ہے اس لئے ان کے پاس اب سوائے انکار کے کوئی چارہ نہیں کیونکہ انہوں نے وکیل التبشیر ربوہ سے گلاسگو جانے کی اجازت حاصل نہیں کی۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے انہیں کافی سمجھانے کی کوشش کی آپ نظام جماعت کی خلاف ورزی نہیں کر رہے کیونکہ آپ انگلستان اجازت حاصل کر کے آئے ہیں۔ مگر وہ اس بات کو ماننے پر تیار نہ ہوئے۔ خان صاحب نے انہیں کہا آپ تیاری کریں میں باقی انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ مکرم خان صاحب نے وکیل التبشیر صاحب صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے بذریعہ ٹیلی گرام اجازت حاصل کی جس کو تین دن لگے اس کے بعد امری صاحب گلاسگو گئے اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ انہیں وقف اور نظام جماعت کا کتنا خیال اور احترام تھا۔

۱۹۶۳-۳-۱۲ کو آپ ٹانگانیکا (اب تنزانیہ) کے وزیر انصاف مقرر ہوئے اور ۱۹۶۴ء کے شروع میں جب زنجبار کا علاقہ ٹانگانیکا میں ملا دیا گیا تو انہیں تعمیر قومی ثقافت کی وزارت سونپی گئی۔

اکتوبر ۱۹۵۶ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مکرمی امری صاحب کو امیر و مربی انچارج تنزانیہ مقرر فرمایا۔ آپ پہلے افریقن تھے جو اس عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض وفات تک نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ اس سے قبل مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے ساتھ مل کر انہیں قرآن مجید کا سواحیلی میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ یہ ترجمہ نہایت مقبول ہوا۔

ان کی امارت کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تنزانیہ تشریف لائے۔ ان کی رہائش گو سٹیٹ ہاؤس صدر تنزانیہ کے ہاں تھی۔ مگر وہ باقاعدہ بیت الذکر میں تشریف لاتے تھے۔ مکرم امری صاحب کا معمول تھا کہ وہ جوتے خود اٹھا کر حضرت چوہدری صاحب کے لئے رکھ دیتے۔ حضرت چوہدری صاحب نے انہیں اس سے روکتے ہوئے فرمایا۔ امری صاحب آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ آپ ایک حکومت کے وزیر ہیں اس پر مکرم امری صاحب نے جواب دیا مگر چوہدری صاحب آپ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق ہیں۔ اس پر حضرت چوہدری صاحب خاموش ہو گئے۔ اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ امری صاحب کو رفقاء کا کس قدر احترام تھا۔

غالباً ۱۹۶۴ء کے شروع میں امری صاحب ایک سرکاری وفد کے ساتھ مصر کسی اجلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے واپس آتے ہی ان کی طبیعت خراب ہونے لگی۔ مقامی طور پر علاج شروع کر دیا گیا۔ آخر چند ماہ بعد جب تکلیف بڑھتی گئی تو ہمارے مربی (جو اب ریٹائر ہو چکے ہیں) انہیں ایک ڈاکٹر جگموہن سنگھ جو جماعت کے بہت اچھے دوست تھے کے پاس لے گئے۔ معائنہ کر کے ڈاکٹر صاحب نے امری صاحب کو ایک دوسرے کمرے میں بٹھا دیا اور ہمارے مربی کو بتایا کہ انہیں Poisoining ہو گئی ہے جو خطرناک قسم کی ہے۔ اس پر حکومت نے انہیں فورابون (جرمنی) علاج کے لئے بھجوا دیا۔ وہاں سے ان کے خطوط آتے رہے۔ چنانچہ وفات سے چھ دن قبل ان کا خط ملا کہ ان کی صحت اب اچھی ہے اور وہ چند دن تک واپس تنزانیہ جا رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا اور مورخہ ۱۹۶۴ء-۱۰-۹ کو ان کی وفات بون

شہر (جرمنی) میں ہوئی۔ ان کی نعش واپس دار السلام لائی گئی اور ۱۹۶۴ء-۱۰-۱۶ کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ انہیں احمدیہ قبرستان قطعہ موصیان میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں تنزانیہ-زنجبار-کینیا اور یوگنڈا کے وزرائے اعظم اور ٹانگانیکا کے صدر ڈاکٹر جولیس نائریرے بھی شامل ہوئے۔ جنازہ شہر سے شروع ہوا اور وہاں سے ہمارا قبرستان کوئی ۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا کہ جنازہ کے جلوس کا اگلا حصہ قبرستان پہنچ گیا اور آخری حصہ تا حال شہر میں تھا۔ ٹانگانیکا کے صدر صاحب نے کہا "ان کی وفات ہماری قوم کے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔ ان کی زبردست قابلیت اور ان کی خدمات بلا پس و پیش اس ملک کے لوگوں کے لئے ہمیشہ وقف رہیں۔ ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے"

مکرم امری عبیدی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وقف زندگی کی برکت سے ایک بڑا انسان بنا دیا۔ اس میں ہم سب کے لئے نصیحت ہے کہ اگر ہم دین کی خدمت میں لگے رہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے گا۔ جناب امری صاحب کی زندگی کو دیکھیں وہ پوسٹ آفس میں رہ کر بہت اونچا مقام بھی حاصل کرتے تو پوسٹ ماسٹر جنرل ہو کر ریٹائر ہو جاتے۔ لیکن انہوں نے خدا کے لئے اپنی نوکری پر لات ماری تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وزارت کے منصب جلیلہ پر فائز کر دیا اور اتنی عزت دی کہ آج بھی ان کا نام مشرقی افریقہ میں بالخصوص اور جماعت احمدیہ میں بالعموم عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے اور تا قیامت تاریخ احمدیت میں ان کا نام روشن ستارے کی طرح دمکتا رہے گا۔

مکرم امری صاحب سیدھی سادی طبیعت کے انسان تھے۔ تکلف اور ریاکاری سے نفرت تھی۔ ہر کسی کے کام آنے والے۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے۔ ہر کسی کا بھلا سوچنے والے۔ ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں ــــــــ

بقیہ صفحہ ۳

کتنا ہی حقیر نظر آنے والا کیوں نہ ہو مثلاً یہ کام بھی ہو سکتا ہے کہ اسے کہہ دیا جائے کہ روزانہ دس بجے اپنے گھر سے باہر نکل کر پانچ منٹ اپنے مکان کا پہرہ دے۔ بظاہر یہ ایک بے وقوفی کی بات دکھائی دے گی۔ مگر تمہیں تجربہ کے بعد معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس بظاہر بیوقوفی والی بات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ اس میں استقلال کی عادت پیدا ہو جائے گی اور درحقیقت کسی ایک کام کا بھی باقاعدگی کے ساتھ کرنا انسان کے اندر استقلال کا مادہ پیدا کر دیتا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 14 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل - تربیت کے موضوع پر امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی تقریر
4-30 جاپانی پروگرام
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ۷-۸-۴-۳ دوبارہ پیش کیا جائے گا
6-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
سبق نمبر ۱۲- حصہ پنجم
7-00 ملاقات (۹۵-۱-۶ کا پروگرام دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ 15 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل- تقریر از مظفر احمد صاحب- عنوان ہے مغرب میں دینی اقدار کا قیام
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب-ناروے کا دورہ
6-00 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام- مکرم الیاس منیر صاحب نیشنل مجلس لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار 16 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع منعقدہ ۲۷ مئی ۱۹۸۹ء
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ملاقات (۱۳ جنوری ۱۹۹۵ء-دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
7-00 لیٹر فرام لندن (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام
۱-استنبول میں ہلاکتیں-
انٹرویو حسن بلغد (ترکی زبان میں)
۲-احمدیت (بوسنین زبان میں
8-00 چلڈرنز کارنر-قصیدہ از ناصرات
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 17 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل - مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ منعقدہ ۶ جولائی ۱۹۸۶ء
بمقام اسلام آباد-یو کے
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۱۷ (دوبارہ)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی - جرمن پروگرام
۱-احمدیت کا تعارف (ترکی زبان میں)
۲-جماعت احمدیہ کا تنظیمی نظام (بوسنین زبان میں)
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

منگل 18 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات (دوبارہ)
4-30 یوروفائل- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع منعقدہ ۶ دسمبر ۱۹۹۳ء حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۱۸ (دوبارہ)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
المائدہ- کھانے پکانے کا پروگرام
سبق نمبر ۴
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
تقریر از مکرم نسیم مہدی صاحب
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

بدھ 19 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع منعقدہ ۶ دسمبر ۱۹۹۳ء حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۷ (دوبارہ)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
انٹرویو از مولانا محمد احمد صاحب جلیل
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات 20 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات
4-30 یوروفائل- تقریر از مظفر احمد صاحب بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۹۲ء
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸ (دوبارہ)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
۱-حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
تقریر از شیخ ناصر احمد صاحب
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

○ "عزیزم سعد محمود ابن ریاض محمود صاحب باجوہ (مربی سلسلہ) نے امسال اپنے سکول ماڈرن ایجوکیشن سنٹر ربوہ عقب فضل عمر ہسپتال سے مڈل کے امتحان میں ۸۰۱/۹۰۰ نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزم چوہدری شہباز خان صاحب باجوہ سکنہ چونڈہ کا پوتا اور مکرم چوہدری ظفر اللہ وڑائچ صاحب قاضی سلسلہ کا نواسہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت مبارک فرمائے۔

(نظارت تعلیم)

تلاش گمشدہ طلائی بالی

○ گزشتہ جمعہ کو بیت اقصیٰ سے فضل عمر ہسپتال جاتے ہوئے ایک عدد طلائی بالی (جھمکی والی) کہیں گر گئی ہے جس دوست کو ملی ہو براہ کرم محترم صدر عمومی صاحب ربوہ کے دفتر میں اطلاع دیں۔

خبریں

ربوہ : 8- اپریل-1995ء
موسم حسب معمول ہے
درجہ حرارت کم ازکم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان اور امریکہ کے تاجروں نے واشنگٹن میں مفاہمت کی تقریباً ۶۵ یادداشتوں پر دستخط کئے ہیں۔ جن کی مالیت ۶۔ ارب ڈالر کے قریب ہے ان یادداشتوں کا تعلق بجلی' پٹرولیم' ٹیلی مواصلات اور جہاز رانی کے شعبے سے ہے۔ جس تقریب میں ان یادداشتوں پر دستخط کئے گئے اس میں وزیراعظم پاکستان اور امریکی وزراء بھی شامل ہوئے۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے سرمایہ کاری کے سمجھوتوں پر دستخط کی تقریب کے موقعہ پر کہا کہ مفاہمت کی ان یادداشتوں سے پاکستان کی اقتصادی پالیسیوں پر امریکی حکومت اور تاجروں کا اعتماد کا اظہار ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنے کم وقت میں اتنی بڑی سرمایہ کاری کا حصول پاکستان کی اقتصادی پالیسیوں کی بدولت بھی ممکن ہوا۔

○ امریکی وزیر توانائی ہیزل اولیری نے کہا ہے کہ سرمایہ کاری کے سمجھوتوں سے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ مزید اقتصادی تعاون کی بنیاد پڑے گی پاکستان کے عوام کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بے نظیر کے جرات مندانہ اور دانش مندانہ فیصلوں سے پاکستان میں سرمایہ آرہا ہے۔

○ امریکی وزیر تجارت راؤن براؤن نے کہا ہے کہ پاکستان سے اب نئے تعلقات تجارت کی بنیاد پر استوار ہوں گے انہوں نے کہا کہ آئندہ امریکہ کے تاجر کیمیکل 'پلاسٹک' اور سیاحت جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری کریں گے۔

○ بی-بی-سی- نے کہا ہے کہ پاکستان میں امریکی سرمایہ کاری میں پریسلر ترمیم بھی رکاوٹ ہے۔ پاکستان میں سرمایہ کاری پر رضامندی کے باوجود امریکی کمپنیوں کو کراچی کے حالات سمیت کئی پریشانیاں ہیں۔

○ امریکی ایوان نمائندگان کے بین الاقوامی تعلقات کی کمیٹی کے چیئرمین' سابق چیئرمین اور ۲۵- اراکین نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کو یقین دلایا کہ وہ پریسلر ترمیم کو ختم کروانے کے لئے قانون سازی کے عمل کی حمایت کریں گے۔ اس کے علاوہ امریکی سینیٹ میں اکثریتی پارٹی کے لیڈر باب ڈول نے بھی وزیراعظم کے موقف کی حمایت کی ہے۔ اور اسے پریسلر ترمیم پر بے نظیر بھٹو کی اہم فتح کہا جا سکتا ہے۔ باب ڈول نے کہا ہے کہ انہیں امید ہے کہ جس قانون کے تحت پاکستان کے لئے امریکی امداد بند کی گئی ہے اسے محدود یا تبدیل کر دیا جائے گا۔

○ امریکی خارجہ امور کمیٹی کے رکن رچرڈ لوگر نے کہا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اپنے عوام کے لئے سوغات لے جائیں گی انہوں نے کہا کہ پریسلر ترمیم منسوخ نہیں ہو رہی مگر پاکستان کو طیارے فراہم کرنے کے لئے کوئی تبدیلی کی جا رہی ہے۔

○ پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے بتایا ہے کہ امریکی کانگریس کے بعض ارکان کے سوال پر کہ پریسلر ترمیم کی منسوخی کے بدلے پاکستان کیا رعایتیں دے گا تو بے نظیر بھٹو نے انہیں صاف صاف بتا دیا کہ پاکستان کی طرف سے جوہری مواد کی تیاری روک دینے پر آمادگی بڑی رعایت ہے اور اس سے زیادہ کی کوئی توقع نہیں کی جانی چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکی سینٹروں سے ملاقات کے بعد وہ اب پریسلر ترمیم کے متعلق پرامید ہو گئے ہیں۔

○ امریکہ میں قائم آرمز کنٹرول ایسوسی ایشن کے ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت ۵۵ اور پاکستان ۱۵ ایٹم بم بنا سکتا ہے۔ ادارے نے مزید بتایا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل ہونے پر بھی بھارت ایٹمی پروگرام ترک نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ پاکستان اور بھارت کے درمیان چوتھی جنگ ہوئی تو وہ مختصر نوٹس پر ایٹمی ہتھیار تیار کر سکتے ہیں۔

○ شارجہ ایشیا کپ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے اپنے روایتی حریف بھارت کو ۹۷ رنز سے شکست دے دی۔ پہلے کھیلتے ہوئے انضمام' عامر سہیل' وسیم اکرم نے طوفانی بیٹنگ کی پھر عاقب جاوید نے شاندار باولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ ۵۔ وکٹ لے کر بھارت کی شکست کو یقینی بنا دیا۔

○ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوری نظام مستحکم کرنے کے لئے حکومت اور اپوزیشن کو ضد چھوڑ کر مذاکرات کی میز پر آنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ملک و قوم کو پہنچنے والے ناقابل تلافی نقصان کی ذمہ داری سیاست دانوں پر ہو گی۔

○ پاکستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر کیو۔ ایم۔ اے رحیم نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ اور شملہ معاہدہ کے مطابق حل ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بنگلہ دیش خالدہ ضیاء اپنے دورہ پاکستان میں مشترکہ اثاثوں کا مسئلہ اٹھائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہاریوں کے مسئلہ پر بھی حکومت پاکستان کو توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ بہاری پاکستان کے نام پر کافی عرصہ سے کیمپوں میں کسمپرسی کی زندگی گذار رہے ہیں۔

○ وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے امریکہ میں امریکی سینیٹ کے بین الاقوامی تعلقات کی کمیٹی کے بند کمرے کے اجلاس میں کہا ہے کہ پاکستان کو بھارت کی برابری کرنے پر سزا دینا ناانصافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پریسلر ترمیم ختم کر دی جائے۔ بھارت پہلے ہی ایٹمی طاقت بن چکا ہے۔

○ بھارت کے وزیر خارجہ پرتاب مکرجی نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے کے لئے علاقائی سطح پر پابندیاں قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم این۔ پی۔ ٹی پر دستخط کریں گے نہ اس معاہدہ کو توسیع دینے کے لئے کسی کانفرنس یا اجلاس میں شریک ہوں گے انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر معاہدہ پر بلا امتیاز عمل ہونا چاہئے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے چیف آرگنائزر اسد علی جونیجو نے مسلم (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کا اہم پیغام مسلم لیگ فنکشنل کے صدر پیر صاحب پگاڑا کو پہنچایا۔ مسلم لیگ (ج) کے چیف آرگنائزر اسد جونیجو نے پیر پگاڑا سے طویل ملاقات کی

بقیہ صفحہ ۱

ہے اور دنیا کا بہت بڑا حصہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی کس طرح سکون اور آرام سے گذرے۔

(از خطبہ ۲۹۔ اگست ۱۹۶۹ء)

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ
رانا محمد فراز احمد
3 تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اقبال اور احمدیت 576 صفحات
(از قلم شیخ عبد الماجد) -/150 روپے-
افضل برادرز ربوہ- احمدیہ ہال کراچی- دار الذکر لاہور

نئے سال کی نئی کتابیں و کاپیاں بارعایت خریدیں
رؤف بکڈپو - کالج روڈ ربوہ- فون 212297
نوٹ : دوکان تبدیل ہو کر کالج روڈ نزد چرغہ ہاؤس منتقل ہو گئی ہے

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لینے دینے کیلئے تشریف لائیں
النصیر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
رجسٹرڈ
ہاضموں
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حسب بالا) 20/-
دوائی مفضل الہی برائے اولاد نرینہ 150/-
زود جام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے بے رونقی ... 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار- ربوہ فون: 659